**خانہ کعبہ**

خانہ کعبہ یا بیت اللہ مسجد حرام کے وسط میں واقع ایک عمارت ہے جو مسلمانوں کا قبلہ ہے جسکی طرف رُخ کر کے مسلمان عبادت کرتے ہیں یہ دین اسلام کا مقدس ترین مقام ہے۔ صاحب حیثیت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔

آپ ؐ نے فرمایا کہ کعبہ کا نام کعبہ اس لیے رکھا گیا کہ یہ دنیا کے وسط میں ہے کعبہ کا نام کعبہ اس لیے رکھا گیا کہ یہ مربع (چوکور) ہے اور چوکور اس لیے ہو گیا کہ یہ بیت المعمور کے ٹھیک نیچے واقع ہے اور بیت المعمور چوکور اس لیے ہے کہ وہ عرش کے ٹھیک نیچے واقع ہے اور وہ چوکور ہے اور عرش اس لیے چوکور ہے کہ وہ کلامات جن پر اسلام کی بنیاد ہے وہ چار ہیں ۔ یعنی کہ سبحان اللہ والصمد اللہ ، ولا الہٰ اللہ و اللہ اکبر

بیت اللہ کانام حرام اس لیے رکھا گیا کہ اس کے اندر مشرکین کا داخلہ حرام ہے۔ بیت اللہ کو عتیق اس لیے کہا گیا کہ یہ غرق ہونے سے بچا تھا اور ایک اور روایت کے مطابق یہ لوگوں سے آزاد ہے اس پر کسی کی ملکیت نہیں ہے۔ بیت اللہ کو زمین کے بالکل وسط میں اس لیے رکھا گیا کہ اس کے نیچے زمین بچھائی گئی تاکہ اہل مشرق اور اہل مغرب سب پر اس کا فریضہ حج برابر رہے۔

اور حجراسود کو اس کے رکن میں رکھا گیا جہاں وہ اس وقت ہے کسی دوسرے رکن میں اس لیے نہیں رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت میثاق کیا تھا اس کو اسی جگہ رکھا تھا اور کوہ صفا اس اس رکن کا استقبال جس میں حجراسود ہے تکبیر کے ساتھ کرنے کی سُنت اس لیے جاری ہو گئی کہ جب آدم ؑ نے کوہ صفا سے دیکھا کہ حجراسود اس رکن میں رکھا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تمجید کرنے لگے۔

اور میثاق کو حجر اسود میں اس لیے رکھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت اور محمد ؐ کی نبوت کا میثاق کیا تو ملائکہ کے جوڑ جوڑ کانپنے لگے اور سب سے پہلے اقرار میں جس نے جلدی کی یہی حجر اسود تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو منتخب کیا اور وہ میثاق اس کے منہ میں ڈال دیا اب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی بولتی ہوئی زبان اور دیکھنے والی آنکھ ہو گی اور وہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے یہاں آکر اس میثاق کو ادا کیا۔

اور حجراسود کو جنت سے اس لیے نکال کر بھیجا گیا تاکہ آدم ؑ جو عہد و میثاق میں سے بھول گئے ہوں انہیں یاد دلا دے اور حرم کے حدود جو تھے وہ وہی ہیں ان میں نہ کچھ کم ہوئے نہ زیادہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے پاس ایک سرخ یاقوت نازل فرمایا تھا اس کو انہوں نے بیت اللہ کہ جگہ رکھا تھا ور اس کا طواف کرتے تھے جسکی ضوان نشانات جہاں تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے ان نشانات تک حرم قرار دے دیا۔

اور حجر اسود کو مس اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس میں سارے خلائق کے عہدومیثاق ہیں اور یہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا مگر بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ بنادیا۔ اگر ایام جاہلیت کے گندے اور نجس لوگ اس کو مس نہ کرتے تو یہ ایسا ہوتا کہ جو بیمار بھی اس کو مس کرتا وہ اچھا ہو جاتا۔

تعمیر خانہ کعبہ:-

خانہ کعبہ کو 11 مرتبہ تعمیر کیا گیا۔

1۔ فرشتوں نے تعمیر کیا۔ حضرت آدم ؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل

2۔ حضرت آدم ؑ نے تعمیر کیا۔

3۔ حضرت شیث ؑ نے تعمیر کیا ۔ بعض روایات میں آپ ؑ نے صرف مرمت کی۔

4۔ حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت اسمٰعیل ؑ نے تعمیر کیا۔ اس تعمیر کا ذکر سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 127 میں کیا گیا ہے۔

5۔ عمالقہ نے تعمیر کیا۔ قومِ عمالقہ نے تعمیر کیا تھا۔

6۔ جرہم نے تعمیر کیا۔ قبیلہ جرہم کے شخص حرث بن مضاض اصغر نے کیا تھا۔

7۔ قصیٰ نے تعمیر کیا۔ قصیٰ بن کلاب نے تعمیر کیا تھا۔

8۔ قریش نے تعمیر کیا۔ 600؁ء میں ایک عورت کے دھونی دیتے ہوئے چنگاری نے غلاف کعبہ کو جلایا اور سیلاب کی وجہ سے دیواریں کمزور ہو گئی تھیں۔

9۔ حضرت عبداللہ بن زبیر  نے تعمیر کیا۔ یزیدی فوج کی سنگ باری سے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

10۔ حجاج بن یوسف نے تعمیر کیا۔

11۔ سُلطان مُراد رابع نے تعمیر کیا جو آل عثمان میں سے تھا۔ 1010؁ہجری میں سلطان مراد بن احمد خان شاہ قسطنطنیہ نے تعمیر کیا تھا۔

خانہ کعبہ کی عمارت:

1۔ کعبہ کی بُلندی 14 میٹر

2۔ ملتزم کی جانب کعبہ کی لمبائی 12.84 میٹر

3۔ حطیم کی جانب کعبہ کی لمبائی 11.28 میٹر

4۔ رکن یمانی اور حطیم کا فاصلہ 12.11 میٹر

5۔ رکن یمانی اور رکن جنوبی کے مابین فاصلہ 11.52 میٹر

6۔ دروازہ کی لمبائی 3.10 میٹر

7۔ دروازہ کی چوڑائی 1.90 میٹر

8۔ دروازہ کی زمین سے اونچائی 2.25 میٹر

9۔ حطیم کی اونچائی 30 (90 سینٹی میٹر) اور چوڑائی 1.5 میٹر (4.9 فٹ) ہے۔

10۔ حجراسود کی بلندی 1.10 میٹر

11۔ میزاب کی لمبائی 1.95 میٹر

خانہ کعبہ میں موجود مقامات:

1۔ حجر اسود وہ پتھر جو جنت سے لایا گیا تھا۔ حضرت آدم ؑ لیکر آئے تھے۔

2۔ باب کعبہ خانہ کعبہ کے دروازے کو باب کعبہ کہا جاتا ہے۔

3۔ میزاب جہاں سے بارش کا پانی گرتا ہے۔

4۔ شازروان فوارہ (کنواں زمزم) کعبہ کے جنوب مشرق میں 21 میٹر دُور

5۔ حطیم اسے حجراسماعیل ؑ بھی کہا جاتا ہے۔

6۔ ملتزم حجر اسود اور خانہ کعبہ کے درمیان مشرقی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔

7۔ مقام ابراہیم وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم ؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔

8۔ رکن شرقی اسے رکن حجراسود بھی کہا جاتا ہے۔

9۔ رکن یمانی خانہ کعبہ کے جنوب کی سمت کو کہتے ہیں۔

10۔ رکن شامی خانہ کعبہ کی مغرب کی سمت کو کہتے ہیں۔

11۔ رکن عراقی خانہ کعبہ کی شمال کی سمت کو کہتے ہیں۔

12۔ غلاف کعبہ خانہ کعبہ کو جس کپڑے سے ڈھانپا جاتا ہے۔

13۔ سنگ مرمر سے ڈھانپا ہُوا حصہ چاروں طرف سے

14۔ مقام جبرائیل

خانہ کعبہ کی تعمیر میں جن پہاڑوں سے پتھروں کا استعمال حضرت آدم ؑ نے کیا۔

1۔ طور سینا

2۔ طور ِ زیتون

3۔ جبل لبنان

4۔ جبل جودی

5۔ حرا پہاڑ خانہ کعبہ کے کمبے حرا پہار کے پتھر سے بنائے

حضرت ابراہیم ؑ کا قائم کردہ بیت اللہ بغیر چھت کے ایک مستطیل نما عمارت تھی جس کے دونوں طرف دروازے کھلے تھے جو سطح زمین کے برابر تھے جن سے ہر خاص و عام کو گزرنے کی اجازت تھی اس کی تعمیر میں پانچ پہاڑوں کےپتھر استعمال ہوئے تھے جبکہ اسکی بنیادوں میں آج بھی وہی پتھر ہیں جو حضرت ابراہیم ؑ نے رکھے تھے۔ خانہ خُدا کا یہ انداز صدیوں تک رہا تاوقتیکہ قریش نے 604 ھ میں اپنے مالی مفادات کے تحفظ کیلئے اس میں تبدیلی کر دی کیونکہ زائرین جو نزرونیاز اندر رکھتے تھے وہ چوری ہو جاتی تھیں۔

امام مُسلم نے حضرت عائشہ  سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضرت عائشہ  بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے حطیم کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ بیت اللہ کا ہی حصہ ہے؟ تو نبی پاک ؐ نے جواب دیا ۔ جی ہاں!

حضرت عائشہ  فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اسے پھر بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا گیا تو نبی کریم ؐ نے جواب دیا کہ تیسری قوم کے پاس خرچہ کیلئے رقم کم پڑ گئی تھی۔ میں نے کہا کہ بیت اللہ کا دروازہ اُونچا کیوں ہے؟ نبی کریم ؐ نے جواب دیا تیسری قوم نے اسے اونچا اس لیے کیا تاکہ وہ جسے چاہیں بیت اللہ میں داخل کریں اور جسے چاہیں نہ داخل کریں۔ اور اگر تیسری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوتی اور ان کے دل اس بات کو تسلیم سے انکار نہ کرتے تو میں اسے (حطیم ) کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور دروازہ زمین کے برابر کر دیتا۔

قریش نے بیت اللہ کے شمال کی طرف تین ہاتھ جگہ چھوڑ عمارت کو مکعب نما (یعنی کعبہ) بنا دیا تھا۔ وجہ یہ بتائی تھی کہ رقم کم تھی کیونکہ حق و حلال کی کمائی سے بیت اللہ کی تعمیر کرنی تھی اور یہ کمائی غالباً ہر دور میں کم رہی ہے لیکن انہوں نے اس پر چھت بھی ڈال دی تاکہ اُوپر سے بھی محفوظ رہے۔ مغربی دروازہ بند کر دیا گیا جبکہ مشرقی دروازے کو زمین سے اتنا اونچا کر دیا گیا کہ صرف خواص ہی قریش کی اجازت سے اندر جا سکیں۔ اللہ کے گھر کو بڑا سا دروازہ اور تالہ بھی لگا دیا گیا۔ جو مقتدر حلقوں کے مزاج اور سوچ کے عین مطابق تھا۔ حالانکہ نبی پاک ؐ (جو اس تعمیر میں شامل تھے اور حجر اسود کو اسکی جگہ رکھنے کا مشہور زمانہ واقعہ بھی رونما ہوا تھا) کی خواہش تھی کہ بیت اللہ کو ابراہیمی تعمیر کے مطابق ہی بنایا جائے۔

عبداللہ بن زبیر  (جو حضرت عائشہ  کے بھانجے تھے اور حضرت امام حسین  کی شہادت کے بطور احتجاج یزید بن معاویہ سے بغاوت کرتے ہوئے مکہ میں اپنی خود مختاری کا اعلان کیا تھا) نے نبی پاک ؐ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے 685؁ء میں بیت اللہ کو دوبارہ ابراہیمی طرز پر تعمیر کروایا تھا مگر حجاج بن یوسف نے 693 ؁ء میں انہیں شکست دی تو دوبارہ قریشی طرز پر تعمیر کرا دیا تھا جسے بعد ازاں تمام مسلمان حکمرانوں نے برقرار رکھا۔

خانہ کعبہ کی عمارت کی ساخت:

خانہ کعبہ کے اندر تین ستون اور دو چھتیں ہیں باب کعبہ کے متوازی ایک اور دروازہ تھا دیوار میں نشان نظر آتا ہے۔ یہاں نبی پاک ؐ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ کعبہ کے اندر رکن عراقی کے پاس باب توبہ ہے جو الیومینیم کی پچاس سیڑھیاں ہیں جو کعبہ کی چھت تک جاتی ہیں۔ چھت پر سوا میٹر کا شیشے کا ایک حصہ ہے جو قدرتی روشنی اندر پہنچاتا ہے۔ کعبہ کے اندر سنگ مرمر کے پتھروں سے تعمیر ہوئی ہے اور قیمتی پردے لٹکے ہوئے ہیں جبکہ قدیم ہدایات پر مبنی ایک صندوق بھی اندر رکھا ہوا ہے۔

کعبہ کی موجودہ عمارت کی آخری بار 1996 ؁ء میں مرمت کی گئی تھی اور اس کی بنیادوں کو نئے سرے سے بھرا گیا تھا کعبہ کی سطح مطاف سے تقریباً دو میٹر بلند ہے جبکہ یہ عمارت چودہ میٹر اونچی ہے۔ کعبہ کی دیواریں ایک میٹر سے زیادہ چوڑی ہیں جبکہ اس کے شمال کی طرف نصف دائرے میں جو جگہ ہے اسے حطیم کہتے ہیں اس میں تعمیری ابراہیمی کی تین میٹر جگہ کے علاوہ وہ مقام بھی شامل ہے جو حضرت ابراہیم ؑ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل ؑ کے رہنے کیلئے بنایا تھا جسے باب اسماعیل ؑ کہا جاتا ہے۔

حطیم:-

حطیم جسے حجراسماعیل ؑ بھی کہا جاتا ہے خانہ کعبہ کے شمال کی سمت ایک دیوار ہے جس کے باہر طواف کیا جاتا ہے۔ اس دیوار سے متعلق کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ میں شامل تھی۔ حطیم کی اونچائی 30 انچ (90 سینٹی میٹر) ہے اور چوڑائی 1.5 میٹر (4.9 فٹ) ہے۔

مقام ابراہیمؑ :-

خانہ کعبہ سے تقریباً سوا تیرہ میٹر مشرق کی جانب مقام ابراہیمؑ قائم ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جو بیت اللہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے اپنے قد سے اونچی دیوار قائم کرنے کیلئے استعمال کیا تھا تاکہ وہ اس پر اونچے ہو کر دیوار تعمیر کریں۔

1967؁ء سے پہلے اس مقام پر ایک کمرہ تھا مگر اب سونے کی ایک جالی میں بند ہے اس مقام کو مصلے کا درجہ حاصل ہے اور امام کعبہ اسی کی طرف سے کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھاتے ہیں طواف کے بعد یہاں دو رکعت نفل پڑھنے کا حکم ہے۔

حجر اسود: -

خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی رکن پر نصب تقریباً اڑھائی فٹ قطر کے چاندی میں مڑھے ہوئے مختلف شکلوں کے آٹھ چھوٹے چھوٹے سیاہ پتھر ہیں۔ جن کے بارے میں اسلامی عقیدہ ہے کہ تعمیر ابراہیمی کے وقت جنت سے حضرت جبرائیل ؑ لائے تھے بعد ازاں تعمیر قریش کے دوران نبی اکرم ؐ نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ نصب کیا تھا اور ایک بہت بڑے فساد سے قوم کو بچایا۔

696؁ء میں جب حضرت عبداللہ بن زبیر خانہ کعبہ میں پناہ گزین ہوئے تو حجاج بن یوسف کی فوج نے خانہ کعبہ پر منجنیقوں سے پتھر برسائے اور پھر آگ لگا دی۔ جس سے حجر اسود کے تین بڑے ٹکڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر نے حجر اسود پر چاندی چڑھوائی۔ 1268؁ء میں سلطان عبدالحمید نے حجراسود کو سونے میں مڑھ دیا۔ 1281؁ء میں سلطان عبدالعزیز نے اسے چاندی میں مڑھوایا۔

عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے عہد میں ایک قرامطی کردار ابو طاہر حجراسود اکھاڑ کر بحرین لے گیا اور 23 سال بعد فاطمیوں کی مداخلت کی بدولت بھاری تاوان وصول کر کے واپس کیا گیا۔ سنن ترمذی حدیث نمبر 877 سنن نسائی حدیث نمبر 2935 کے مطابق ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاکؐ نے فرمایا۔ حجراسود جنت سے آیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا اور اسے بنی آدم کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔

شازروان (کنواں زمزم) : -

مسجد الحرام میں خانہ کعبہ کے جنوب مشرق میں تقریباً 21 میٹر کے فاصلے پر تہ خانے میں آب زمزم کا کنواں ہے جو ابراہیم ؑ اور ہاجرہ کے شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیل ؑ کی پیاس بجھانے کے بہانے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضرت جبرائیل ؑ نے ایڑھی مار کر تقریباً چار ہزار سال قبل ایک معجزہ کی صورت میں مکہ مکرمہ کے بے آب و گیاہ ریگستان میں جاری کیا جو وقت کے ساتھ سوکھ گیا تھا۔ نبی پاک ؐ کے دادا عبدالمطلب نے اشارہ خداوندی سے دوبارہ کھدوایا جو آج تک جاری ہے۔ آب زمزم کا سب سے بڑا دہانہ حجر اسود کے پاس ہے جبکہ ازان کی جگہ کے علاوہ صفا و مروہ کے مختلف مقامات سے بھی نکلتا ہے۔ 1953؁ء تک تمام کنووں سے پانی ڈول کے ذریعے نکالا جاتا تھا مگر اب مسجد الحرام کے اندر اور باہر مختلف مقامات پر آب زمزم کی سبیلیں لگا دی گئی ہیں۔ آب زمزم کا پانی مسجد نبوی میں بھی عام ملتا ہے اور حجاج کرام یہ پانی دنیا بھر میں اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔

باب کعبہ: -

خانہ کعبہ میں داخل ہونے کیلئے صرف ایک دروازہ ہے۔ باب کعبہ زمین یا حرم کے فرش سے 2.13 میٹر اوپر ہے۔ یہ دروازہ خانہ کعبہ کی شمال مشرقی دیوار میں موجود ہے اور اس کے قریب ترین دہانے پر حجر اسود نصب ہے۔ جہاں سے طواف کی ابتدا کی جاتی ہے۔

1942؁ء سے پہلے باب کعبہ کس نے بنایا اور کیسے بنایا تاریخ میں ذکر نہیں ہے۔ 1942؁ء میں ابراہیم بدر کے بیٹے احمد بن ابراہیم بدر نے خانہ کعبہ کا سنہری دروازہ بنایا۔ یہ سنہرہ دروازہ تقریباً 300 کلوگرام سونے سے تیار کیا گیا تھا۔

میزابِ رحمت:-

عربی میں میزاب "پرنالے " کو کہتے ہیں۔ خانہ کعبہ کی چھت پر لگا ہوا پرنالہ جس سے بارش کا پانی خانہ کعبہ کی چھت پر حطیم میں گرتا ہے ۔ یہ پرنالہ سونے کا بنا ہوا ہے۔ اس پرنالے کا پانی باعث رحمت تصور کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس پرنالے کو میزاب رحمت کہا جاتا ہے۔

ملتزم یا رکن شرقی: -

باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان بیت اللہ کی دیوار کا حصہ ملتزم ہے۔ بیت اللہ کے وہ مقامات جہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان میں ملتزم کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ملتزم لزم سے ہے جس کے معنی ہیں لازم رہنا، چمٹے رہنا، ملتزم کو اس لیے ملتزم کہتے ہیں کہ لوگ اس سے لپٹ، لپٹ اور چمٹ چمٹ کر دُعائیں مانگتے ہیں اور یہ خانہ کعبہ کی شرقی دیوار ہے۔

رکن یمانی:-

خانہ کعبہ کے جنوب مغربی کونے کو کہتے ہیں یہ بیت اللہ کا وہ کونا ہے جو ملک یمن کی جانب واقع ہے۔ اس لیے اسے رکن یمانی کہتے ہیں۔ یہاں صرف دایاں ہاتھ یا دونوں ہاتھ لگانے کو استلام کہتے ہیں۔ رکن یمانی پر استلام کرنا مستحب ہے۔

رکن شامی:-

یہ بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ ہے یہاں حجر اسود کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو بیت المقدس سامنے ہوگا رکن عراقی کے بالمقابل مغربی دیوار میں جو کونا ہے اسے رکن شامی کہتے ہیں۔ یہ کونا شام کی سمت ہے۔ پرانے وقتوں میں حج کے راستوں کے نام ان ملکوں کے ناموں پر پڑ جاتے تھے جہاں سے حجاج آ رہے ہوتے تھے۔

رکن عراقی:-

حرم کعبہ کی شمال مشرقی کونا رکن عراقی ہے۔ جہاں باب کعبہ ہے۔ حجر اسود والی دیوار کے دائیں کونے کو رکن عراقی کہا جاتا ہے۔ یہ کونا عراق کی سمت ہے۔

غلاف کعبہ یا کسوہ:-

خانہ کعبہ کی دیواروں اور باب کعبہ کو جس کپڑے سے ڈھانپا جاتا ہے اس کو غلاف کعبہ یا کسوہ کہا جاتا ہے۔ اس کی ابتداء اسلامی روایات کے مطابق حضرت اسماعیل ؑ نے کی تھی۔ ابھی یہ ہمیشہ سیاہ رنگ کے ریشم سے تیار کیا جاتا ہے۔ اسے ہر سال تبدیل کیا جاتا ہے اسکی تیاری کیلئے سعودی حکومت نے الگ سے ایک کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔ اسے ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اور اس پر سونے اور چاندی کے تاروں سے قرآنی آیات کندہ کی جاتی ہیں۔ غلاف کی تیاری میں استعمال کیا جانے والا ریشم اٹلی، سونے اور چاندی کی تاریں جرمنی سے آتی ہیں۔ اسلامی روایات کے مطابق 9 زوالحجہ کو غلاف ِ کعبہ تبدیل کیا جاتا ہے۔ ہر سال غلاف کعبہ کی تبدیلی نماز عشاء کے بعد تقریباً 5 گھنٹے تک کی جاتی ہے۔ اب 2022 ؁ء میں غلاف کعبہ کی تبدیلی یکم محرم الحرام سے کی جایا کرے گی۔

تبع بن خمیری جو یمن کا بادشاہ تھا اس نے حضورؐ کی پیدائش سے ایک ہزار سال قبل ایک موٹے کپڑے کا غلاف خانہ کعبہ کیلئے بنوایا تھا جسے کشف کہا جاتا ہے۔ بعد ازاں اسی بادشاہ نے " المعافیریہ" کپڑے سے غلاف تیار کروایا اور اس مقصد کیلئے یمن کے ایک قدیم شہر میں بننے والا بہترین کپڑا استعمال کیا گیا۔ تبع بن خمیری کے بعد کے ادوارا میں غلاف کعبہ کیلئے مختلف کپڑے استعمال کیے گئے جن میں چمڑے سے لیکر مصر کا قطبی کپڑا تک شامل تھا۔

ماضی میں مصر سے تحفے کے طور پر ہر سال غلاف کعبہ بھجوایا جاتا تھا۔ اس دور میں جمال عبدالناصر حاکم تھے لیکن 1962؁ء میں جب غلاف کعبہ بندرگاہ پر پہنچا تو کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس موقع پر سعودی عرب میں 1962 ؁ء میں شاہ سعود نے شاہ فیصل کو غلاف کیلئے کارخانہ لگانے کا حکم دیا تب سے اب تک اسے مقامی طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ اس غلاف کی تیاری پر لگ بھگ دو کروڑ سعودی ریال خرچ آتا ہے۔

سنگ مرمر سے خانہ کعبہ کا ڈھانپا ہوا حصہ:-

التاسس "سنگ مرمر کی سلوں سے حرم مکہ کی زمین کو ڈھانپنے سے زمین کی رطوبت باہر کی طرف نکلتی ہے اور اس پتھر کی سطح کو ٹھنڈا رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ دوسری قسم کا سنگ مرمر "جرنی" کہلاتا ہے جو روشنی اور گرمی دونوں کو جذب کرتا ہے۔ حرم مکہ میں زیادہ تر " التاسس" کا استعمال کیا گیا ہے۔

مقام جبرائیلؑ : -

خانہ کعبہ کی مشرقی دیوار کی طرف وہ جگہ ہے جہاں کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم ؑ کو حضرت جبرائیلؑ نے خانہ کعبہ کا حدود اربعہ بتایا تھا۔